صحیح احادیث کی روشنی میں

جنت کا بیان

مترجم

مولوی عمر فاروق صاحب مدظلہم العالی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ الشیخ سعید احمد خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قاسم سینٹر دوکان نمبر ۳۳، اردو بازار کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

جنت کے موضوع پر ایک کتاب بنام **"وصف الجنة للشيخ وحيد بن عبدالسلام بالی"** نظر سے گزری، کتاب کے مختصر، جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے دل چاہا کہ اس کا اردو ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ بتوفیق الٰہی اردو ترجمہ کیا گیا۔ ترجمہ بامحاورہ ہے، کہیں کہیں ضروری تشریحات کا اضافہ ہے۔ احادیث کو ان کے مأخذ سے نقل کر کے لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، آمین۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ غلطیوں پر مطلع فرمائیں۔ بندہ مشکور ہوگا۔

فقط

بندہ عمر فاروق غفرلہ

۲۷ مارچ بروز جمعرات

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
پیش لفظ	۳
فہرست	۵
پہلی فصل: جنت کی خوشبو	۱۱
دوسری فصل: جنت کے دروازے	۱۲
حدیث نمبر (۱)	۱۳
حدیث نمبر (۲)	۱۴
حدیث نمبر (۳)	۱۵
حدیث نمبر (۴)	۱۷
حدیث نمبر (۵)	۱۷
حدیث نمبر (۶)	۱۷
حدیث نمبر (۷)	۱۸
تیسری فصل: جس کے لئے سب سے پہلے جنت کو کھولا جائیگا	۲۰
حدیث نمبر (۱)	۲۰
حدیث نمبر (۲)	۲۰
چوتھی فصل: جنت میں پہلے داخل ہونے والے	۲۱
حدیث نمبر (۱)	۲۱
حدیث نمبر (۲)	۲۳
حدیث نمبر (۳)	۲۴

عنوان	صفحہ
پانچویں فصل: جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان	۲۴
حدیث نمبر (۱)	۲۵
حدیث نمبر (۲)	۲۶
حدیث نمبر (۳)	۲۷
حدیث نمبر (۴)	۲۸
حدیث نمبر (۵)	۲۸
چھٹی فصل: سب سے کم درجہ والا جنتی	۲۹
حدیث نمبر (۶)	۲۹
ساتویں فصل: جنت کے درجات	۳۱
حدیث نمبر (۱)	۳۳
حدیث نمبر (۲)	۳۴
حدیث نمبر (۳)	۳۴
حدیث نمبر (۴)	۳۵
حدیث نمبر (۵)	۳۵
آٹھویں فصل: جنت کا سب سے اونچا درجہ و مرتبہ	۳۶
حدیث نمبر (۱)	۳۶
نویں فصل: جنت کی تعمیر اور اس کی مٹی	۳۷
حدیث نمبر (۱)	۳۷
حدیث نمبر (۲)	۳۸
حدیث نمبر (۳)	۳۸
دسویں فصل: جنت کے محلات بالاخانے اور خیمہ	۳۸

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر (۱)	۳۹
حدیث نمبر (۲)	۴۰
حدیث نمبر (۳)	۴۰
حدیث نمبر (۴)	۴۲
حدیث نمبر (۵)	۴۲
گیارہویں فصل: جنت کی نہریں اور جنت کے چشمے	۴۳
حدیث نمبر (۱)	۴۴
حدیث نمبر (۲)	۴۴
حدیث نمبر (۳)	۴۵
حدیث نمبر (۴)	۴۵
حدیث نمبر (۵)	۴۶
بارہویں فصل: رسول اللہ ﷺ کے حوض کی کیفیت کا بیان	۴۶
حدیث نمبر (۱)	۴۷
حدیث نمبر (۲)	۴۷
حدیث نمبر (۳)	۴۸
حدیث نمبر (۴)	۴۹
حدیث نمبر (۵)	۵۰
حدیث نمبر (۶)	۵۰
حدیث نمبر (۷)	۵۱
تیرہویں فصل: جنت کے درخت	۵۲
حدیث نمبر (۱)	۵۳

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر (۲)	۵۳
حدیث نمبر (۳)	۵۴
حدیث نمبر (۴)	۵۴
حدیث نمبر (۵)	۵۵
حدیث نمبر (۶)	۵۵
حدیث نمبر (۷)	۵۵
حدیث نمبر (۸)	۵۶
چودھویں فصل: اہل جنت کا کھانا پینا	۵۶
حدیث نمبر (۱)	۵۷
حدیث نمبر (۲)	۵۸
حدیث نمبر (۳)	۵۹
حدیث نمبر (۴)	۶۰
حدیث نمبر (۵)	۶۱
پندرہویں فصل: اہل جنت کے کپڑے	۶۲
حدیث نمبر (۱)	۶۲
حدیث نمبر (۲)	۶۳
سولہویں فصل: جنت کے بچھونے	۶۴
حدیث نمبر (۱)	۶۴
حدیث نمبر (۲)	۶۵
سترہویں فصل: جنتیوں کی عورتیں	۶۵
حدیث نمبر (۱)	۶۶

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر (۲)	۶۷
حدیث نمبر (۳)	۶۷
حدیث نمبر (۴)	۶۸
اٹھارویں فصل: جنت میں جماع	۶۹
حدیث نمبر (۱)	۶۹
حدیث نمبر (۲)	۷۰
انیسویں فصل: جنت میں حوروں کا گانا	۷۰
حدیث نمبر (۱)	۷۰
حدیث نمبر (۲)	۷۱
حدیث نمبر (۳)	۷۱
بیسویں فصل: اہل جنت کے زیور	۷۲
حدیث نمبر (۱)	۷۲
حدیث نمبر (۲)	۷۳
اکیسویں فصل: اہل جنت کے رومال	۷۳
حدیث نمبر (۱)	۷۳
بائیسویں فصل: جنتیوں کے بازار	۷۴
حدیث نمبر (۱)	۷۴
تئیسویں فصل: اہل جنت کا اپنے رب کو دیکھنا	۷۴
حدیث نمبر (۱)	۷۵
حدیث نمبر (۲)	۷۵
حدیث نمبر (۳)	۷۶

عنوان	صفحہ
چوبیسویں فصل: جنت میں مؤمن کا قد وقامت	۷۶
حدیث نمبر (۱)	۷۶
پچیسویں فصل: ہمیشہ کی رضامندی	۷۷
حدیث نمبر (۱)	۷۸
چھبیسویں فصل: ہمیشہ رہنا	۷۸
حدیث نمبر (۱)	۷۹
حدیث نمبر (۲)	۷۹
ستائیسویں فصل: اہل جنت کی صفوں کی تعداد	۸۰
حدیث نمبر (۱)	۸۰
حدیث نمبر (۲)	۸۰
اٹھائیسویں فصل: سب سے آخر میں داخل ہونے والا جنتی	۸۱
حدیث نمبر (۱)	۸۱
انتیسویں فصل: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کو دو جنتیں ملیں گی	۸۲
تیسویں فصل: جنت بیان سے باہر ہے	۸۷
حدیث نمبر (۱)	۸۷
حدیث نمبر (۲)	۸۸

پہلی فصل

جنت کی خوشبو

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ یَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِیْحَهَا یُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ أَرْبَعِیْنَ عَاماً [رواه البخاری رقم ٣١٦٦]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو (تک) نہ سونگھ سکے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو ۴۰ سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔

ف: معاہد اس کافر کو کہتے ہیں جسے مسلمانوں نے امن دیا ہو۔ (لغات الحدیث)

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوگی اور بعض روایات میں سو سال اور بعض میں پانچ سو سال اور بعض میں ہزار سال کا ذکر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو جتنی مسافت سے خوشبو سنگھانا چاہیں گے اسے اتنی مسافت سے خوشبو محسوس ہوگی، جس کا درجہ اور مرتبہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی دور سے وہ جنت کی خوشبو سونگھ سکے گا۔

(فتح الباری صفحہ ۲۸۵ ج ۱۵)

دوسری فصل

جنت کے دروازے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ

[سورہ رعد آیت نمبر ۲۳،۲۴]

ترجمہ: دائمی باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے ماں باپ اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو لائق اور قابل ہوں گے وہ بھی ان باغوں میں داخل ہوں گے اور فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس یوں کہتے ہوئے آئیں گے، اس صبر کے صلہ میں تم پر سلامتی ہے جو تم کیا کرتے تھے، سو اس عالم میں تمہارا انجام بہت خوب ہے۔ (کشف الرحمان)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هٰذَا ذِكۡرٌ وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ.

[سورہ ص ۴۹۔۵۰]

ترجمہ: یہ انبیاء کا تذکرہ ایک نصیحت کا مضمون تھا جو ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے بے شک اچھا ٹھکانہ ہے، وہ اچھا ٹھکانہ دائمی باغ ہیں جن کے دروازے ان لوگوں کے لئے کھلے ہوں گے۔ (کشف الرحمان)

ایک جگہ ارشاد ہے کہ:

وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡهَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ

فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ [سورۃ زمر، ۷۳]

ترجمہ: اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے، ان کو بھی گروہ گروہ بنا کر جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب یہ لوگ بہشت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور جنت کے محافظ ان لوگوں سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم خوشحال رہو، جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

(کشف الرحمان)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّاإِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْه، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَاكَانَ مِنَ الْعَمَلِ زَادَ قَتَادة مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُّهَا شَآءَ. (رواه البخاري رقم ۳٤۳۵)

ترجمہ: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا کلمہ ہیں (کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ”کن“ سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں، جس جان کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن تک پہنچایا گیا۔ (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل

کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ بعض حدیثوں میں اضافہ بھی ہے کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

حدیث نمبر (۲)

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَاعَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاعَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ"

[رواه البخاری رقم ۱۸۹۷]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا اسے (بطور احترام و اکرام کے) جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائے گا (ہر دروازے پر بلانے والا کہے گا) ارے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے (لہٰذا آپ اس دروازے سے داخل ہو جائیں)۔ (فتح الباری صفحہ۲۵ ج۸)

جس شخص کا خصوصی تعلق نماز سے ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا، اور جس کا خاص تعلق جہاد سے ہوگا، اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، اور جو صدقہ میں خاص شغف رکھتا ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا، اور جو خاص شوق روزہ سے رکھتا ہوگا اسے روزے کے دروازے سے یعنی "باب الریان"

سے بلایا جائے گا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اے ابوبکر! مجھے امید ہے یعنی یقین ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے جن کو جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔

ف: جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ۴ دروازوں کا ذکر اس حدیث شریف میں ہے نمبر ۱ نماز، نمبر ۲ جہاد، نمبر ۳ صدقہ، نمبر ۴ روزہ۔ باقی چار دروازوں میں سے ایک دروازہ حج کا ہے، دوسرا دروازہ غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لئے، تیسرا دروازہ توکل والوں کے لئے، چوتھا دروازہ ذکر کا ہے، یا علم کا ہے، واللہ اعلم۔ (فتح الباری صفحہ ۲۵ ج ۸)

حدیث نمبر (۳)

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْد بِأَنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا إِلٰى دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَابِحَضْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِىْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَايُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَلَنَا أَنَّ مَابَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِىْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ

مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيْرًا عَلىٰ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَعِنْدَاللّٰهِ صَغِيْرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ، حَتّٰى تَكُوْنَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكاً فَسَتَخْبُرُوْنَ وَتُجَرِّبُوْنَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا .

[رواه مسلم رقم ٧٤٣٥]

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں سے بیان کیا، پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جا رہی ہے اور دنیا سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے، جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے۔ تم دنیا سے منتقل ہو کر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہیں اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ، ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟

اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمی تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے، جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے بھی زخمی ہو گئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کئے، آدھے کی میں نے لنگی بنالی اور آدھے کی سعد بن مالک نے لنگی بنالی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا

بتوں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جارہا ہے اور اس کی جگہ بادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کرلوگے۔

حدیث نمبر (٤)

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! إِنَّ مَابَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِن مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَهَجَرَ وَکَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَبُصْرٰی.

[رواه الترمذی رقم ٢٤٣٤]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بلاشبہ جنت کے دو پٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ھجر کے درمیان ہے۔ یا یہ فرمایا کہ جتنا فاصلہ مکہ اور بصری کی درمیان ہے۔

ف: "ھجر" بحرین کی ایک بستی کا نام ہی اور بصری شام میں ایک شہر کا نام ہے جو دمشق سے تین مرحلوں کے فاصلہ پر ہے۔ [تحفة الاحوذی صفحہ۱۲۶ج۷]

حدیث نمبر (٥)

وَاِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مَامِنْهُمَا بَابَانِ اِلَّا یَسِیْرُ الرَّاکِبُ بَیْنَهُمَا سَبْعِیْنَ عَاماً [مسند احمد صفحه ١٤ ج٤ مطبع دارالفكر]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، دو دروازوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ ایک دروازے سے سوار ہوکر دوسرے دوسرے دروازے تک پہنچنے میں ستر سال لگ جائیں۔

حدیث نمبر (٦)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الاثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَایُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئاً إِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهُ وَبَیْنَ أَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی

يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا. [رواه مسلم، ٦٥٤٤]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کی بخشش ہو جاتی ہے سوائے اس مسلمان کے کہ اس کے اور اس کے دوسرے مسلمان بھائی کے درمیان لڑائی اور بغض و کینہ ہو، ان دونوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں آپس میں صلح کرنے تک چھوڑے رکھو، یہ بات تین مرتبہ کہی جاتی ہے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ ان کی مغفرت نہیں کی جاتی جب تک کہ آپس میں مصالحت نہ کرلیں۔

حدیث نمبر (٧)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْفَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ أَن لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَآءَ [رواه مسلم رقم ٥٥٣]

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: اَشْهَدُ أَن لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (الحديث)

[باب الذكر المستحب عقب الوضوء رقم ٥٥٤ وفي راية لابن ماجه]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ...... [باب مايقال بعد الوضوء رقم ٤٦٩]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗد عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَحْسَنَ

الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهُ اِلَی السَّمَآءِ .

[باب مایقول الرجل اذا تروضا رقم . ۱۷۰]

وفی رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِی عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ أَن لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِیْکَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. (الحدیث)

[باب فی مایقال بعد الوضوء رقم : ۵۵]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے، پھر ﴿اَشْهَدُ أَن لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ﴿اَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِیْکَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ کا پڑھنا مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں۔ ﴿اَشْهَدُ أَن لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِیْکَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴾۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

(مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

جس کے لئے سب سے پہلے جنت کو کھولا جائے گا

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ [رواه مسلم رقم ٤٨٤]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ. [رواه مسلم، ٤٨٦]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آکر اسے کھلواؤں گا۔ جنت کا داروغہ پوچھے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد ﷺ، وہ کہے گا مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

چوتھی فصل

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

حدیث نمبر (۱)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُ قَالَ: کُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْیَهُوْدِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ! فَدَفَعْتُہُ دَفْعَةً کَادَ یُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِیْ؟ فَقُلْتُ: أَلَا تَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ: إِنَّمَا نَدْعُوْہُ بِاسْمِہِ الَّذِیْ سَمَّاہُ بِہِ أَهْلُہُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اِسْمِیْ مُحَمَّدٌ الَّذِیْ سَمَّانِیْ بِہِ أَهْلِیْ" فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ: جِئْتُ أَسْأَلُکَ فَقَالَ لَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَیَنْفَعُکَ شَیْءٌ إِنْ حَدَّثْتُکَ؟" قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنَیَّ فَنَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ مَعَہُ فَقَالَ: سَلْ فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ: أَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَیْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "هُمْ فِی الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ"، قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً؟ قَالَ: "فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ"، قَالَ الْیَهُوْدِیُّ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "زِیَادَةُ کَبِدِالنُّوْنِ" قَالَ: فَمَا غَدَاؤُهُمْ عَلٰی أِثْرِهَا؟ قَالَ "یُنْحَرُلَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِیْ کَانَ یَأْکُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا" قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَیْہِ؟ قَالَ: "مِنْ عَیْنٍ فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا"، قَالَ: صَدَقْتَ ، قَالَ: وَجِئْتُ أَسْأَلُکَ

عَنْ شَيْءٍ لَايَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ: "يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟" قَالَ:أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ، قَالَ:جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ؟ قَالَ:"مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ، فَإِذَا اجْتَمَعَا، فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ، آنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ" قَالَ الْيَهُودِيُّ: لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ سَأَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ وَمَالِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ، حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِه" [رواه مسلم ٢١٤]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا تھا، ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا اور کہا ''السلام علیک یا محمد''، میں نے اس کو زور سے دھکا دیا، جس سے وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا تم نے مجھے کیوں دھکا دیا ہے؟ میں نے کہا تم نے یارسول اللہ کیوں نہیں کہا؟ کہنے لگا ہم ان کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میرے گھر والوں نے جو میرا نام رکھا ہے وہ محمد ہی ہے۔

یہودی نے کہا کہ میں آپ سے کچھ سوال کرنے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو کچھ بتلا دوں تو تم کو کچھ فائدہ پہنچے گا؟ اس نے کہا میں غور سے آپ کی بات سنوں گا۔ رسول اللہ ﷺ ایک تنکے سے زمین کرید رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پوچھو۔ یہودی کہنے لگا جب زمین و آسمان بدل چکے ہوں گے، اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے۔

اس نے پوچھا سب سے پہلے پل صراط سے کون گزرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، فقراء ومہاجرین، اس نے پوچھا وہ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے لئے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت میں چرا کرتا تھا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا پلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں ''سلسبیل'' نامی ایک چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔ اس یہودی عالم نے کہا، آپ نے سچ فرمایا، لیکن میں آپ سے وہ بات پوچھنے آیا ہوں جس کو روئے زمین پر نبی کے سوا صرف ایک یا دو آدمی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو وہ بات بتادوں تو تم کو فائدہ پہنچے گا۔ اس نے کہا میں غور سے سنوں گا۔

اس نے کہا میں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں پانی جمع ہو جائیں اور مرد کی نس عورت کی نس پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچی پیدا ہوتی ہے۔ یہودی نے کہا بلاشبہ آپ نے سچ فرمایا اور آپ حقیقۃً اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ پھر وہ یہودی چلا گیا، اس کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے جن چیزوں کے بارے میں پوچھا، مجھے ان چیزوں کا علم نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان چیزوں کا علم عطا فرما دیا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَهُوَ خَمْسُمِئَةِ عَامٍ

[رواه الترمذی رقم ۲۳۵۴]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں کے فقیران کے مالداروں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ [رواه الترمذی ١٦٤٢]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے وہ تین شخص پیش کیے گئے جو پہلے جنت میں داخل ہوں گے، ایک شہید، دوسرا حرام سے اور گناہ سے بچنے والا پاک دامن شخص، تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقاؤں کی خدمت کرے۔

پانچویں فصل

جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأُدْخِلَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ .

[سورۃ ابراھیم، آیت نمبر ۲۳]

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے وہ اپنے رب کے حکم سے ایسے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن باغوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں ان کا تحیہ اور مبارکی سلام ہوگا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَهٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَايَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

[سورة الاعراف آیت نمبر ۴۹]

ترجمہ: کیا یہ جنتی وہی ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت نہیں کرے گا۔ حالانکہ ان کو حکم دے دیا گیا کہ تم سب جنت میں چلے جاؤ، تم پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلآئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ [سورة النحل آیت نمبر ۲۲]

ترجمہ: جن کی جان فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ شرک سے پاک ہوتے ہیں، قبض روح کے وقت فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو، بس اب تم اپنے اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے، جنت میں چلے جانا۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ

[سورة الحجر، آیت نمبر ۴۵، ۴۶]

ترجمہ: بے شک پرہیز گاران باغوں میں اور چشموں پر ہوں گے، ان کو کہا جائے گا کہ ان باغوں میں سلامتی اور اطمینان قلب کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، (شَكَّ فِيْ أَحَدِهِمَا) مُتَمَاسِكِيْنَ آخِذُ بَعْضُهُمْ

بِبَعْضٍ حَتّٰی یَدْخُلَ اَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوْهُهُمْ عَلٰی ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

[رواه البخاری، رقم ٦٥٤٣]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو عدد کے تعین میں شک ہے) افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ سب کے سب اکٹھے جنت میں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر داخل ہوں گے، اس سے جنت کے دروازے کی چوڑائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ [فتح الباری ص٦]

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰی أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ إِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَتَمَخَّطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ إِلَّا لَنْجُوجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعاً فِی السَّمَآءِ. [رواه البخاری رقم ٣٣٢٧]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں ایسی ہوں گی جسے

چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔ پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستاروں کی طرح ہوں گے، نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی، نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے آلائش نکالیں گے۔

ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کے پسینے مشک کی طرح ہوں گے۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود (نہایت پاکیزہ لکڑی) پڑی ہوگی اور ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کی صورتیں ایک ہوں گی، یعنی اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھ گز بلندی اور اونچائی میں قد ہوگا۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، لَایَبْصُقُوْنَ فِیْهَا وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ آنِیَتُهُمْ فِیْهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ یُرَی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَااِخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِیًّا. [رواه البخاری، رقم ۳۲۴۵]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت کے لوگوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، نہ وہ جنت میں تھوکیں گے، نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے، انگیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں

کا گودا گوشت کے اوپر دکھائی دے گا نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض وعناد، ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے اور وہ صبح وشام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ ان کے دل برے اخلاق سے پاک وصاف ہوں گے اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہوں گے۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْداً مُكَحَّلِيْنَ أَبْنَاءَ ثَلاثِيْنَ أَوْثَلاثٍ وَثَلاثِيْنَ سَنَة

[رواه الترمذي رقم ٢٥٤٥]

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اہل جنت، جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے بدن پر بال ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہوگی، بغیر سرمہ لگائے ان کی آنکھیں سرمہ گوں ہوں گی، ان کی عمر ۳۰ یا ۳۳ سال کی ہوگی۔

حدیث نمبر (٥)

وَعَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ سِقْطاً وَلاَ هَرِمًا وَإِنَّمَا النَّاسُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ إِلَّا بُعِثَ ابْنَ ثَلاثٍ وَثَلاثِيْنَ سَنَةً، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كَانَ عَلٰى مَسْحَةِ آدَمَ وَصُوْرَةِ يُوْسُفَ وَقَلْبِ أَيُّوْبَ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَظُمُوْا وَفَخُمُوْا كَالْجِبَالِ"

[رواه البيهقي باسناد حسن] [الترغيب والترهيب رقم ٥٤٤٧]

ترجمہ: قیامت کے دن سارے انسان خواہ وہ کچا بچہ مرا ہو یا بوڑھا ہو کر مرا ہو (۳۳) سال کی عمر میں اٹھائے جائیں گے اور وہ شخص جنتی ہوگا تو اس کا قد حضرت آدم علیہ السلام والا اور شکل حضرت یوسف علیہ السلام کی اور دل حضرت ایوب علیہ السلام والا ہوگا۔ اور اگر دوزخی ہوگا تو اسے بڑھا کر پہاڑوں کی طرح کر دیا جائے گا۔

چھٹی فصل

سب سے کم درجہ والا جنتی

حدیث نمبر (٦)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:سَأَلَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ تَعَالٰى مَاأَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ:هُوَ رَجُلٌ يَجِىْءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ:اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ أَىْ رَبِّ: كَيْفَ؟ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ:اَتَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنيا؟ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَقَالَ فِى الْخَامِسَةِ:رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ:هٰذَالَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَااشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُ،غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِىْ وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَعَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ"

قَالَ:وَمِصْدَاقُهُ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

مَآ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ﴾

[سورة سجدة آیت نمبر ۱۷] [رواہ مسلم ۴۶۵]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ جنت میں سب سے کم درجہ کا شخص کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ایک شخص ہوگا جو تمام جنتیوں کے داخل ہو جانے کے بعد جنت میں جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا جنت میں چلے جاؤ، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں جنت میں کہاں جاؤں؟ جنت کے تمام محلات اور مراتب و مناصب پر لوگ پہنچ چکے ہیں، اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں جنت میں اتنا علاقہ مل جائے جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کا علاقہ ہوتا ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گی جاؤ یہ علاقہ بھی لے لو اور اس کا پانچ گنا اور لے لو۔ وہ شخص کہے گا اے میری رب میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بھی لو اور اس جیسا دس گنا علاقہ اور بھی لو، اس کے علاوہ جو چیز تمہارے دل کو اچھی لگے اور تمہاری آنکھوں کو بھائے وہ بھی لے لو۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں راضی ہوں۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا جن لوگوں کا جنت میں سب سے بڑا درجہ ہوگا وہ کون لوگ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو میں نے پسند کر لیا ہے اور ان کی عزت و کرامت پر میں نے اپنے ہاتھ سے مہر لگا دی ہے اور ان کو وہ نعمتیں ملیں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے ذہن میں ان کا تصور آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی تصدیق قرآن کریم میں ہے۔

﴿فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ﴾

[سورہ سجدہ، آیت نمبر ۱۷]

ترجمہ: کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے کیا کیا

نعمتیں چھپائی ہوئی ہیں۔

ساتویں فصل

جنت کے درجات

قَالَ تَعَالیٰ: وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَأُولٰئِکَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلیٰ.

ترجمہ: اور جو شخص اس کے حضور میں مومن بن کر حاضر ہوا درانحالیکہ وہ نیک اعمال کا بھی پابند تھا تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے اونچے درجے ہوں گے۔

(کشف الرحمٰن)

کُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا [سورۃ الاسراء ۲۰]

ترجمہ: اے پیغمبر ہم آپ کے رب کی عطا میں سے ہر فریق کی امداد کرتے ہیں۔ ان کی بھی اور ان کی بھی اور آپ کے رب کی یہ عطا کسی پر بند نہیں ہے۔

(کشف الرحمٰن)

اُنْظُرْ کَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَلَلْاٰخِرَةُ اَکْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَکْبَرُ تَفْضِیْلًا [سورۃ الاسراء: ۲۱]

ترجمہ: اے پیغمبر! آپ دیکھ لیجئے ہم نے بعض آدمیوں کو بعض پر کس طرح افزونی اور برتری دے رکھی ہے اور یقیناً آخرت باعتبار درجات کے بہت بلند ہے۔

(کشف الرحمٰن)

لَا يَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً وَکُلًّا

وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْماً ۝ دَرَجٰتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَّحِيْماً ۝ [سورة النساء ۹۵.۹۶]

ترجمہ: جو مسلمان بغیر کسی عذر شرعی کے جہاد سے بیٹھ رہنے والے ہیں، وہ ان مجاہدین کے برابر نہیں ہوسکتے جو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کو جو اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد میں مشغول رہتے ہیں، بیٹھ رہنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے بڑی فضیلت اور بزرگی دی ہے۔ اگرچہ ہر ایک بیٹھ رہنے والے اور لڑنے والے سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے مگر ہاں مجاہدین کو گھر بیٹھ رہنے والوں کے مقابلے میں بہت بڑا اجر عطا فرمایا ہے۔ وہ اجر عظیم بہت سے درجے ہیں جو اللہ کی جانب سے عطا ہوں گے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔

(کشف الرحمٰن)

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْر [سورة المجادلة ۱۱]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجے بلند کردے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(کشف الرحمٰن)

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَاللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ. [سورة آل عمران ۱۶۲۔۱۶۳]

ترجمہ: بھلا ایک ایسا شخص جو رضائے الٰہی کا تابع ہوگیا ہو، کیا وہ اس شخص کی مثل ہوسکتا ہے جو غضب الٰہی کا مستحق ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ جہنم لوٹ کر جانے کی

بہت ہی بری جگہ ہے۔

ان لوگوں کے اللہ کے ہاں الگ الگ درجے ہیں اور اللہ سب کے اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ [کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ یَتَرَاءَ وْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَیْنَهُمْ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الأَنْبِیَاءِ لَایَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ؟ قَالَ: بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا الْمُرْسَلِیْنَ.

[رواه البخاری رقم ٣٢٥٦]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنتی لوگ اپنے اوپر کے بالا خانوں والے جنتیوں کو ایسے نظر آئیں گے جیسے مشرق ومغرب کی جانب بہت دور افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر آتا ہے۔ ان میں ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں انبیاء کے علاوہ کوئی نہ پاسکے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہونگے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی۔ (ایمان وتصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا)۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَیِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ. وَهِیَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَانَبِیَّ اللّٰهِ أَلاَ تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ؟ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ کَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ اجْتَهَدْتُ عَلَیْهِ فِی الْبُکَاءِ،قَالَ:یَا أُمَّ حَارِثَةَ ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَکِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰی.

[رواہ البخاری رقم ۲۸۰۹]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ربیع رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حارثہ کے بارے میں آپ مجھے کچھ بتائیں گے (کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟)۔حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انہیں ایک نامعلوم سمت سے ایک تیر آ کر لگا تھا۔اگر وہ جنت میں ہیں تو صبر کرلوں گی اور اگر ایسا نہیں ہے تو ان پر خوب رووں گی۔(اس وقت تک زور سے رونا منع نہ ہوا تھا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حارثہ کی والدہ! جنت میں کئی جنتیں ہیں اور تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَرَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ أَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ:بِاسْتِغْفَارِ

وَلَدِکَ لَکَ. [مسند احمد صفحه ۵۰۹]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں، وہ عرض کرتا ہے یہ کیسے ہوا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں یہ اس وجہ سے ہوا کہ تمہارے بیٹے نے تمہارے لئے استغفار کیا۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَاعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ:اِقْرَأْ وَارْقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا [رواه الترمذی رقم ٢٩١٤]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حافظ قرآن سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کیونکہ تمہارا انعام وہی ہوگا جہاں تمہاری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔

حدیث نمبر (٥)

وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَتَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ:اِقْرَأْ وَارْقِ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلٰى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ: اِقْبِضْ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَارَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ يَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخُلْدَ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمَ [الترغیب والترهيب رقم ٩٣٣]

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی رات میں دس آیات کی تلاوت کی اس کے لئے ایک قنطار (اجر کا) لکھا جاتا ہے ایک قنطار دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا، آپ کا رب عزوجل فرمائے گا پڑھتا جا، اور ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ پر چڑھتا جا، یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے آخری آیت پر پہنچے گا جو اسے یاد ہوگی، اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے پکڑ لے بندہ ہاتھ سے اشارہ کر کے عرض کرے گا آپ زیادہ جانتے ہیں (میں کس چیز کو لے لوں پکڑ لوں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس ہاتھ سے جنت میں ہمیشہ رہنا اور اس ہاتھ سے جنت کی نعمتیں (لے لو)۔

آٹھویں فصل

جنت کا سب سے اونچا درجہ اور مرتبہ

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ سَلُوْاللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَاهُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

[رواه مسلم رقم ۸۴۹]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم اذان سنو تو اسی جیسے کلمات کہو، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے

ہیں، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

نویں فصل

جنت کی تعمیر اور اس کی مٹی

حدیث نمبر (۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: "مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَحيَا فِيْهَا لَايَمُوْتُ وَيُنعَّمُ فِيهَا لَايَبْأَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ قِيلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَابِنَاؤُهَا؟ قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ"

[رواه ابن ابی الدنیا والطبرانی] [الترغیب والترهیب رقم ٥٤٦٦]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنت کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ زندہ رہے گا، موت نہیں آئے گی، مزے میں رہے گا، کبھی پریشان نہ ہوگا، نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! جنت کس چیز سے بنی ہے؟ ارشاد فرمایا اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا مشک کا ہے اور اس کی مٹی زعفران کی ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کے ہیں۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَرَاغًا مِنْ مِسْكٍ مِثْلَ مَرَاغِ دَوَابِّكُمْ فِي الدُّنْيَا" [الترغيب والترهيب رقم ٥٤٧١]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیسے تمہارے جانوروں کے لئے دنیا میں بھاگنے دوڑنے کی جگہ ہوتی ہے اسی طرح جنت میں بھی ہوگی (مگر) وہ مشک کی ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُاللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میں جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے اس میں چمکدار موتی کے گنبد دیکھے اور میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی مشک کی ہے۔ [رواه البخاري، رقم ٣٣٤٢]

دسویں فصل

جنت کے محلات، بالاخانے اور خیمے

"وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ" [سورة التوبة ٧٢]

ترجمہ: اور ان سے اللہ تعالیٰ نے نفیس مکانوں کا بھی وعدہ کیا ہے وہ مکان ان ہی دائمی باغات میں ہوں گے۔" (کشف الرحمٰن)

"وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ" [سورة سبا ٣٧]

ترجمہ: اور وہ بالاخانوں میں بے خوف ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

"اُولٰئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَسَلَامًا" [سورة الفرقان ۷۵]

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر واستقامت کے صلے میں بالا خانے دیئے جائیں گے اور وہاں وہ دعائے خیر اور سلام کے ساتھ استقبال کئے جائیں گے۔ (کشف الرحمٰن)

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِیَّةٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَاللّٰهِ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ.

[سورة الزمر ۲۰]

ترجمہ: مگر ہاں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے تو ان کے رہنے کے لئے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں۔ ان بالا خانوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ (کشف الرحمٰن)

"حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ" [سورة الرحمن ۷۲]

ترجمہ: وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی اور خیموں میں محفوظ ہوں گی۔

[کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَا اَهْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا [رواه مسلم ۷۱۵۸]

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کا طول ساٹھ

میل ہوگا اس خیمہ میں مؤمن کے اہل خانہ ہوں گی۔ مومن ان کے پاس آنا جانا رکھے گا مگر ایک طرف کے لوگ دوسری طرف کے لوگوں کو نہیں دیکھیں گے (کیوں) جب ایک آدمی ایک بیوی کے پاس ہو تو اسے یہ بات پسند نہیں ہوتی کہ اسے اس کی دوسری بیویاں بھی دیکھیں۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ أَبِیْ مَالِکٍ الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظَاھِرُھَا مِنْ بَاطِنِھَا وَبَاطِنُھَا مِنْ ظَاھِرِھَا أَعَدَّھَا اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَی السَّلَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَام"

[الترغیب والترھیب رقم ۱۳۸]

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کی باہر کی چیزیں اندر سے اور اندر کی چیزیں باہر سے دکھائی دیتی ہیں۔ یہ بالا خانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو (غریب و نادار لوگوں کو) کو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام پھیلاتے ہیں (ہر ایک کو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرتے ہیں اور رات میں ایسے وقت (تہجد کی) نماز پڑھتے ہیں جبکہ (اکثر) لوگ نیند کی آغوش میں ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: أَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ أَتَتْ مَعَھَا إِنَاءٌ فِیْہِ إِدَامٌ أَوْطَعَامٌ أَوْشَرَابٌ فَإِذَا ھِیَ أَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّھَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ. [راہ البخاری رقم ۳۸۲۰]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ابھی خدیجہ آپ کے پاس (مکہ سے چل کر غار حرا میں) آنے والی ہیں۔ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پینے کی کوئی چیز ہے (راوی کو شک ہے) جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہہ دیجئے اور ان کو جنت میں ایک ایسے محل کی خوشخبری سنادیجئے جو خولدار موتی کا ہے۔اس محل میں نہ شور و شغب ہے اور نہ تکلیف وتکان ہے۔

ف: یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب رسول کریم ﷺ خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے غار حرا چلے جاتے تھے اور کئی کئی دن تک وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے ساتھ کھانے پینے کی کچھ چیزیں جیسے ستو اور پانی وغیرہ لے لیتے تھے تاکہ بھوک اور پیاس کا غلبہ خلوت نشینی میں مخل نہ ہو، اور ایک دن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کھانے پینے کا کچھ سامان لے کر خود آپ ﷺ کے پاس پہنچیں، واضح رہے کہ عام طور پر ثابت تو یہی ہے کہ رسول پاک ﷺ خلوت گزینی کے لئے غار حرا میں نبوت ملنے سے پہلے جاتے تھے اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے پاس آنا شروع نہیں ہوا تھا، لیکن ممکن ہے کہ نبوت ملنے کے بعد بھی کچھ دنوں تک آپ ﷺ نے غار حرا میں رہنے کا معمول جاری رکھا ہو اور انہیں دنوں میں سے کسی دن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا کھانا لے کر غار حرا میں گئی ہوں۔

اس حدیث میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت میں ایک خولدار موتی کا محل ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔مطلب یہ ہے کہ محل کا گنبد ایک پورا موتی ہوگا اور یا یہ مطلب ہے کہ وہ پورا محل موتی کا ہوگا۔یعنی اتنا بڑا موتی ہوگا جس کے اندر کا خلاء ایک پورے محل پر محیط ہوگا۔

چونکہ دنیا کے گھروں میں دو تکلیف دہ چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ایک شور و

شغب، دوسرا گھروں کو بنانے، سنوارنے اور سجانے میں تکلیف اور مشقت، اس لئے فرمایا کہ جنت کے محل میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں گی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل حضرت فاطمہ پھر حضرت خدیجہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَدْخُلَهُ يَاابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَاأَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ: وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ [رواه البخاري رقم ٧٠٢٤]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا، وہاں میں نے ایک محل سونے کا دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس شخص کے لئے ہے؟ فرشتوں نے بتایا ایک قریشی نوجوان کا ہے۔ (دوسری راویت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ عمر کا ہے) خطاب کے بیٹے! چونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم میں غیرت ہے اسی وجہ سے میں اس محل میں داخل نہ ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

حدیث نمبر (٥)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى إِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ

كَانَ فِي الدُّنيَا [رواه البخاری رقم ۲٤٤٠]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی تو انہیں ایک پل پر جو جنت و دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو مظالم وہ ایک دوسرے پر دنیا میں کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ ظاہری اور روحانی طور پر صاف ستھرے کر دیئے جائیں گے تو ان کو جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر کو اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پہچانے گا۔

گیارہویں فصل

جنت کی نہریں اور جنت کے چشمے

"وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ" (الاية) [سورة البقرة ۲۵]

اور اے پیغمبر آپ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے رہنے کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (کشف الرحمٰن)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ، فِيْهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ، وَأَنْهَارٌ مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ، وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشّٰرِبِيْنَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى، وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ [الاية]

[سورة محمد ۱۵]

جس جنت کا اہل تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس پانی کے رنگ و بو اور مزے میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور ایسے

دودھ کی نہریں ہیں جس دودھ کا ذائقہ ذرا نہ بدلا ہوگا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے بہت ہی مزے دار ہوگی اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف وخالص ہوگا۔ (کشف الرحمٰن)

"اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ أَمِيْنٍ فِيْ جَنَّاتٍ وَعُيُوْنٍ"

[سورة الدخان ۵۱،۵۲]

ترجمہ: البتہ خدا سے ڈرنے والے پر امن مقام میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ [رواه الترمذی ۲۵۷۱]

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بے شک جنت میں میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر اس کے بعد اس سے نہریں پھوٹیں گی اور نکلیں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ".

[رواه الترمذی ۳۳۶۱]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ "کوثر" جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس

کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اور اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

حدیث نمبر(۳)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَمَا أَنَا أَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قُبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ مَاهٰذَا یَاجِبْرِیْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ أَعْطَاکَ رَبُّکَ فَإِذَا طِیْبُهُ، أَوْطِیْنُهُ مِسْکٌ أَذْفَرُ، شَکَّ الرَّاوِیْ. رواه البخاری ٦٥٨١]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھو کھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے، میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دے دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی یا اس کی خوشبو (راوی کو شک ہے) تیز مشک کی طرح ہے۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاالْکَوْثَرُ؟ قَالَ: ذَاکَ نَهْرٌ أَعْطَانِیْهِ اللّٰهُ یَعْنِی فِی الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْهِ طَیْرٌ أَعْنَاقُهَا کَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ "قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَکَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا."

[رواه الترمذی ٢٥٤٢]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالی نے مجھے عطا فرمائی

ہے، یعنی جنت میں وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے اسمیں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ پرندے تو مزے میں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان پرندوں کا گوشت کھانے والے ان سے زیادہ مزے میں ہوں گے۔

ف: حدیث کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نہر کے اندر پرندے ہوں گے یا اس نہر کے کناروں پر ہوں گے اور یہ پرندے اس لئے ہوں گے کہ جنتی لوگ کوثر کا پانی پئیں اور ان کا گوشت کھائیں جس سے پانی پینے والوں کا مزہ دوبالا ہو جائے گا۔

[الکوکب الدری ص ۳۱٤، ج:۳]

حدیث نمبر (۵)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلشُّهَدَاءُ عَلٰى بَارِقِ نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِيْ قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

[مسند احمد ص ۲٦٦ المجلد الاول]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ شہداء جنت کے دروازے پر واقع ایک نہر کے کنارے پر سبزے میں ہوں گے۔ جنت سے ان کی روزی صبح و شام انہیں ملتی رہے گی۔

ف: ان شہداء سے مراد وہ شہداء ہیں جو اپنے بعض گناہوں کی وجہ سے اول وہلہ میں جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ [الفتح الربانی صفحہ ۲۸ ج ۳]

بارہویں فصل

رسول اللہ ﷺ کے حوض کی کیفیت کا بیان

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ

هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ [سورة الكوثر]

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) بے شک ہم نے آپ کو کوثر یعنی خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔ سو آپ اپنے رب کے آگے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے۔ یقیناً جو آپ کا دشمن ہے وہی بے نام ونشان ہے۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلا يَظْمَأُ أَبَدًا. [رواه البخاری رقم ٦٥٧٩]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت پر پھیلا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیاہ اچھی ہوگی اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ جنت میں کھانا پینا لذت کے لئے ہوگا، وہاں بھوک پیاس مٹانے اور بجھانے کے لئے نہ ہوگا کیونکہ جنت میں بھوک پیاس نہیں لگے گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيْهِ مِنَ الْأَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ" [رواه البخاری رقم ٦٥٨٠]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا، میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ''ایلہ'' اور ''یمن'' کے شہر ''صنعاء'' کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

ف: ''ایلہ'' ملک شام کے ساحلی علاقہ پر واقع ایک شہر کا نام ہے اور اس کا موجودہ نام ایلات ہے۔ یہ شہر بحر احمر کے شمالی سرے پر واقع ہے۔ ایلہ اور مدینہ منورہ کے درمیان کی مسافت تقریباً ایک مہینہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد کا مقصد اس بات کو سمجھانا ہے کہ میرے حوض کے دونوں سروں کے درمیان فاصلہ تقریباً اتنا ہے جتنا فلاں دو شہروں کا درمیانی فاصلہ ہے۔ اس کا مطلب متعینہ طور پر حد بندی کرنا نہیں ہے کہ میرے حوض کی لمبائی اور درازی اتنی ہی ہے جتنی فلاں دو شہروں کے درمیان مسافت ہے۔ [مظاہر حق تغیر یسیر ص۱۵۹ ج۵]

حدیث نمبر (۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَداً، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيْدُ فِيْهَا، فَأَقُوْلُ: إِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ

[رواه البخاری رقم ٦٥٨٣ و رقم ٦٥٨٤]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا جو میرے پاس سے گزرے گا وہ اس

کا پانی پیئے گا اور جو اس کا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ میرے پاس ایسے لوگ وہاں آئیں گے کہ میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔ پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔ دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں یعنی میرے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اس پر مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں (اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں تو مسلمان تھے مگر آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد دین سے پھر کر مرتد بن گئے تھے۔ (مظاہر حق باختصار صفحہ ۱۶۰ ج ۵)

اس پر میں کہوں گا دور ہو مجھ سے دور ہو خدا کی رحمت سے وہ شخص جس نے میری وفات کے بعد (دین وسنت میں) تبدیلی کی۔

حديث نمبر (٤)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلَى حَوْضِيْ. [رواه البخاری رقم ٦٥٨٨]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جگہ میرے گھر یعنی میری قبر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: حدیث کے پہلے حصے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور بعینہ یہ ٹکڑا جنت میں منتقل کیا جائے گا۔ حدیث کے دوسرے حصے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ منبر شریف جو مسجد میں ہے یہ بعینہ حوض کوثر پر منتقل ہو جائے گا۔

[فضائل حج ص ۱۶۰ و ص ۱۶۱]

حدیث نمبر (۵)

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاآنِیَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَآنِیَتُهٗ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِی اللَّیْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِیَةِ، آنِیَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَیْهِ یَشْخُبُ فِیْهِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ یَظْمَأْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ، مَابَیْنَ عَمَّانَ إِلٰی أَیْلَةَ، مَاؤُهٗ أَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ. [رواہ مسلم، رقم ۵۹۸۹]

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اس رات کے ستاروں سے جو اندھیری ہو اور آسمان صاف ہو اس میں بادل نہ ہوں، اس حوض کے برتن جنت کے برتن ہیں جو اس سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس سے پی لے گا وہ پیاسا نہ ہوگا۔ اس کا عرض اس کے طول جتنا ہے۔ عمان سے ایلہ تک کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

ف: ''عمان'' ملک شام میں ہے۔

حدیث نمبر (٦)

وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ حَوْضِیْ مَابَیْنَ عَدَنَ إِلٰی عَمَّانَ، أَكْوَابُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ، مَاؤُهٗ أَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْثَرُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ

اللّٰهِ: صِفهُمْ لَنَا قَالَ:شَعْثُ الرُّؤُوسِ، دَنُسُ الثِّيَابِ، اَلَّذِيْنَ لاَيَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلاَ تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، اَلَّذِيْنَ يُعْطُوْنَ مَا عَلَيْهِمْ وَلاَ يُعْطَوْنَ مَالَهُمْ.

[الترغيب والترهيب رقم ٤٦٥٣]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ میرا حوض عدن سے عمان تک ہے۔ اس کے پیالے تعداد میں ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس حوض پر سب سے زیادہ تعداد میں آنے والے لوگ فقراء، مہاجرین ہوں گے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ان کے اوصاف بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ لوگ پراگندہ بالوں والے اور میلے کپڑوں والے ہوں گے۔ وہ لوگ ہوں گے جو ناز و نعمت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لئے لوگوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ (اس لئے کہ لوگ انہیں حقیر سمجھتے ہیں) وہ لوگوں کے اپنے ذمہ جو حقوق ہوتے ہیں وہ ادا کرتے ہیں، لیکن ان کے حقوق لوگ ادا نہیں کرتے۔

حدیث نمبر (۷)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ:إِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِيْ الآنَ وَإِنِّيْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ.أَوْمَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَاأَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُم أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا .

[رواه البخاری رقم ٦٥٩٠]

ترجمہ: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں خدا کی قسم اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں (مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر منکشف فرمادیا ہے) اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا فرمایا کہ زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے بخدا تمہارے بارے میں اپنے جانے کے بعد شرک میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم دنیا کے حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کروگے۔

تیرہویں فصل

جنت کے درخت

وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۝ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۝ فِىۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۝ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ۝ [سورة الواقعة ٢٧-٣٢]

اور داہنی طرف والے سو کیسی اچھی حالت میں ہیں، داہنی طرف والے وہ لوگ ان باغوں میں ہوں گے جن میں بن کانٹوں کی بیریاں اور تہ بہ تہ کیلے ہوں گے اور ان باغوں میں سایہ لمبا اور بہتا ہوا پانی ہوگا اور بکثرت میوے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ ۝ [سورة الرحمن ٤٦-٤٨]

اور جو شخص اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے بہت بڑھیا دو باغ ہیں۔ سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب

کرو گے۔ وہ دونوں باغ بکثرت ٹہنیوں والے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ O فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ O مُدْهَآمَّتٰنِ

[سورة الرحمن ٦٢-٦٤]

اور ان مذکورہ دو باغوں سے ذرا کم درجہ کے دو باغ اور بھی ہیں، سو تم دونوں رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے۔ وہ دونوں خوب گہرے سبز ہوں گے۔

(کشف الرحمٰن)

إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ وَعُيُوْنٍ . [سورة المرسلت]

البتہ پرہیز گار لوگ سایوں میں اور چشموں میں۔ [کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا [رواه البخاری رقم ٣٢٥١]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار ایک سو سال تک چل سکتا ہے، اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادُ أَوِ الْمُضَمَّرُ السَّرِيْعُ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا"

[رواه البخاری رقم ٦٥٥٣]

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو

سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی قَالَ: يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ. (شَكَّ يَحْيٰی) فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ [رواہ الترمذی رقم۲۵٤۱]

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے ''سدرۃ المنتہیٰ'' کا ذکر فرمایا، پھر فرمایا سوار اس کی شاخوں میں سو سال چلے گا، یا یہ فرمایا کہ سو سوار اس کے سایہ میں رہیں گے، اس میں سونے کے پتنگے ہیں، اس کے پھل ایسے بڑے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مٹکے۔

حدیث نمبر (٤)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوْعُهَا مِنْ زَمُرُّدٍ خُضْرٍ وَكَرَبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ وَثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ وَالدِّلَاءِ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ فِيْهَا عَجَمٌ [الترغيب والترهيب رقم ٥٤٩٩]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت کے کھجور کے درخت کے تنے سبز زمرد کے ہیں اور اس کھجور کی ٹہنی کی موٹی چوڑی جڑ سرخ سونے کی ہے اور اس کی شاخیں جنتیوں کا لباس ہیں۔ ان شاخوں میں جنتیوں کے چھوٹے کپڑے اور جوڑوں کا تعلق ہے۔ (بظاہر مراد یہ ہے کہ) جنتیوں کے کپڑے شاخوں سے نکلیں گے اور اس کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کی طرح بڑے بڑے ہیں وہ درخت

دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ ان پھلوں میں گٹھلی نہیں ہے۔

حدیث نمبر (٥)

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَاطُوْبٰى؟ قَالَ: شَجَرَةٌ مَسِيْرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ، ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا. [الترغيب والترهيب رقم ٥٥]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا، یارسول اللہ طوبیٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سوسال کی مسافت کا ایک درخت ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس کے شگوفوں سے نکلتے ہیں۔

حدیث نمبر (٦)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ. [رواه الترمذى رقم ٢٥٢٥]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

ف: ان درختوں کی ٹہنیاں اور شاخیں مختلف قسموں کی ہیں، کسی کی سونے کی ہے، کسی کی چاندی کی، کوئی ٹہنی یاقوت وزمرد کی ہے، کوئی موتی کی اور ٹہنی طرح طرح کے شگوفوں سے آراستہ ہے اور اس پر قسم قسم کے میوے اور پھل لگے ہوئے ہیں، نیز جنت کے تمام درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ [مظاہر حق صفحہ ۲۱۳ ج ۵]

حدیث نمبر (٧)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍورَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ رِيْحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ مہندی جنت کے سب خوشبودار پودوں کی سردار ہے۔

حدیث نمبر (۸)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ."

[رواه الترمذی رقم ٣٤٦٢]

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا اسلام کہہ دینا اور کہنا کہ جنت کی نہایت عمدہ پاکیزہ مٹی ہے اور بہترین پانی، لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے (درخت) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر "ہیں (جتنے کسی کا دل چاہے لگالے)۔

چودھویں فصل

اہل جنت کا کھانا، پینا

وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

[سورة الواقعة ٢٠]

اور نیز وہ میوے جن کو یہ لوگ پسند کریں اور پرند کا وہ گوشت جس قسم کے گوشت

کی وہ مقربین خواہش کریں۔ (کشف الرحمٰن)

هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ○ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَشَرَابٍ ○ [سورة ص ۴۹۔۵۱]

یہ انبیاء کا تذکرہ ایک نصیحت کا مضمون تھا جو ہو چکا اور پرہیز گاروں کے لئے بے شک اچھا ٹھکانہ ہے، وہ اچھا ٹھکانہ دائمی باغ ہیں، جن کے دروازے ان لوگوں کے لئے کھلے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان باغوں میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے وہ وہاں بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔ (کشف الرحمٰن)

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُاللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ○ [سورة الدهر ۵۔۶]

البتہ جو لوگ نیک ہیں وہ ایسے جام شراب سے شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پئیں گے اور وہ خاص بندے اس چشمہ کو جہاں چاہیں گے بہا لے جائیں گے۔ (کشف الرحمٰن)

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْاُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ [سورة المومن ۴۰]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ جَابِرٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ" قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ جُشَاءٌ" وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ."

[راوہ مسلم رقم ۷۱۵۲]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، بے شک اہل جنت، جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے (لیکن) وہ نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر ان کا کھانا کہاں جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ڈکار (آئے گا) اور پسینہ مشک کی طرح ہوگا، ان کو تسبیح اور حمد کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس آتی جاتی ہے۔

ف: ڈکار سے کھانے کا فضلہ اور پسینہ سے پانی کا فضلہ خارج ہوگا۔ تسبیح وحمد کی وجہ سے کوئی پریشانی نہ ہوگی اور یوں ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر وذکر وابستہ ہوگا۔ (مظاہر حق)

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ، تَرْعٰى فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ" فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ فَقَالَ: أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا. قَالَهَا ثَلَاثاً وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهَا. [الترغيب والترهيب رقم ٥٥.٦]

حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک جنت کے پرندے خراسانی اونٹوں کی طرح ہیں۔ جنت کی درختوں میں چرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ! یہ پرندے بڑے مزے میں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اوران کے کھانے والے ان سے زیادہ لطف اور مزے میں ہوں گے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا کہ مجھے امید

ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو ان پرندوں سے کھائیں گے۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُنَا بِالْأَعْرَابِ وَمَسَائِلِهِمْ قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ يَوْماً فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً مُؤْذِيَةً وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تُؤْذِيْ صَاحِبَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاهِيَ؟ قَالَ السِّدْرُ فَإِنَّ لَهُ شَوْكًا مُؤْذِياً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ

﴿فِيْ سِدْرٍ مَخْضُوْدٍ﴾ [الواقعة: ۲۸]

خَضَدَ اللّٰهُ شَوْكَهُ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً، فَإِنَّهَا لَتَنْبُتُ ثَمَراً، تَفْتَقُ الثَّمَرَةُ مِنْهَا عَنِ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ لَوْناً مِنْ طَعَامٍ مَافِيْهَا لَوْنٌ يُشْبِهُ الْآخَرَ [الترغيب والترهيب ۵۵۱۱]

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتیوں سے اور ان کے سوالات سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک اعرابی (صحابی) تشریف لائے اور انہوں نے آ کر عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک تکلیف دینے والے درخت کا ذکر فرمایا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت ہوگا جو اپنے مالک کو تکلیف پہنچائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کونسا درخت ہے؟ انہوں نے کہا کہ بیری کا درخت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے

﴿فِيْ سِدْرٍ مَخْضُوْدٍ﴾

اللہ تعالیٰ اس کے کانٹوں کو ہٹادیں گے اور ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل لگائیں

گے۔ پھر اس میں سے اور پھل نکالیں گے، ایک پھل بہتر (٧٢) قسم کے ذائقے اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا۔ ایک کا رنگ دوسرے کے رنگ سے ملتا نہ ہوگا۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:بَلَغَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ سَلام مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلاثٍ لايَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ :مَاأَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلَى اَبِيْهِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلٰى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ آنِفاً جِبْرَئِيْلُ"قَالَ:فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلائِكَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا اَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسِ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلىٰ الْمَغْرِبِ،وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِحُوْتٍ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا، قَالَ:أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ إِنْ عَلِمُوْا بِإِسْلاَمِيْ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهِتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَاءَ تِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُاللّٰهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"أَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلامٍ؟ قَالُوْا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ؟ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ،فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ.

[رواه البخاری رقم ۳۳۲۹]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور آ کر عرض کیا کہ میں آپ سے تین سوالات کروں گا، جن کا جواب سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا، ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ جنتی جنت میں جا کر سب سے پہلے کونسا کھانا کھائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کی کلیجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ ہوتا ہے)

ف: حدیث طویل ہے اہل علم کے لئے حدیث کا متن موجود ہے۔ موضوع سے متعلق حصے کا ترجمہ کر دیا ہے۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَشْتَهِي الشَّرَابَ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ فَيَجِيءُ الإِبْرِيْقُ فَيَقَعُ فِيْ يَدِهِ فَيَشْرَبُ ثُمَّ يَعُوْدُ إِلٰى مَكَانِهِ.

[الترغيب والترهيب رقم ۵۵۰۲]

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی جنتی مشروب پینا چاہے گا، اس چاہت کے ساتھ ہی صراحی اس کے ہاتھ میں آ جائے گی اور وہ پی لے گا، پھر وہ صراحی دوبارہ اپنی جگہ واپس چلی جائے گی۔

پندرہویں فصل

اہل جنت کے کپڑے

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ

[سورة الحج ۲۳]

ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ (کشف الرحمٰن)

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِیْنَ فِیْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا [سورة الکهف ۳۱]

ان کو ان باغوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور دبیز اور ریشمی کپڑے پہنیں گے۔ ان باغوں میں یہ لوگ مسہری نما تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، کیا ہی اچھا بدلا ہے اور وہ جنت آسائش کے لحاظ سے کیا ہی خوب آرام گاہ ہے۔ (کشف الرحمٰن)

عَلَیْهِمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا. [سورة الدهر ۲۱]

اہل جنت کا بالائی لباس باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو شراب طہور یعنی نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ كَأَنَّ

وُجُوْهُهُمْ ضَوْءُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِالْعِيْنِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ لُحُوْمِهَا وَحُلَلِهِمَا كَمَا يُرَى الشَّرَابُ الْأَحْمَرُ فِي الزُّجَاجَةِ الْبَيْضَاءِ. [الترغيب والترهيب ٥٥١٤]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں پہلی داخل ہونے والی جماعت کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے اور دوسری داخل ہونے الی جماعت کے رنگ اس نہایت چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے جو بہت اچھا ہو۔ ہر جنتی کو حور عین میں سے دو بیویاں ملیں گی۔ ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے ہوں گے۔ جوڑے کو پہننے کے باوجود ان بیویوں کی پنڈلیوں کا گودا دکھائی دے گا جس طرح سفید شیشہ میں سرخ مشروب دکھائی دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ثِيَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ أَتُنْسَجُ نَسْجاً أَمْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَكَانَ الْقَوْمُ تَعْجَبُوْا مِنْ مَسْأَلَةِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ:مَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ جَاهِلٍ يَسْأَلُ عَالِمًا، قَالَ:فَسَكَتَ هَنِيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ أَنَا،قَالَ: لَابَلْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ [مسند احمد ج ۲ ص ۲۳]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے اور کھڑے ہوکر سوال کیا یا رسول اللہ بتائیں کہ جنتیوں کے کپڑے بُنے جائیں گے یا جنت کے پھلوں سے نکلیں گے۔ لوگ اس سوال کی وجہ سے

تعجب میں پڑ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کس وجہ سے تعجب کر رہے ہو، کیا تعجب کی وجہ یہ ہے کہ ایک ناواقف نے جاننے والے سے پوچھا؟ پھر آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر پوچھا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی بات نہیں (کہ وہ کپڑے بنے جائیں گے) بلکہ وہ کپڑے تو جنت کے پھلوں سے نکلیں گے۔

سولہویں فصل

جنت کے بچھونے

فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ○ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ○ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ○ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ○ [سورة الغاشيه ١٣. ١٤]

اس میں اونچے اونچے درخت ہوں گے اور آب خورے رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے برابر برابر لگے ہوئے ہوں گے اور مخملی چھوٹی چھوٹی مسندیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ (کشف الرحمٰن)

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ [سورة الرحمن ٥٤]

اہل جنت ایسے فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ

[سورة الرحمن ٧٦]

ترجمہ: وہ اہل جنت عجیب خوش نما فرشوں پر سبز رنگ کے کے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ [کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (١)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٌ مَّرْفُوْعَةٌ [سورۃ الواقعۃ ۳۴]

قَالَ اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمَائَةِ عَامٍ [رواہ الترمذی رقم ۲۵۴]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سورہ واقعہ کی آیت "فُرشٍ مَرْفُوْعَة" (ترجمہ) اوراونچے بچھونے کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ اَن کی اونچائی زمین وآسمان کی درمیانی مسافت یعنی پانچ سوسال کی مسافت ہوگی۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ(بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ) [سورۃ الرحمن ۵۴]

قَالَ أَخْبَرْتُمْ بِالْبَطَائِنِ، فَكَيْفَ بِالظَّهَائِرِ؟

[الترغیب والترهیب رقم ۵۵۲۱]

ترجمہ: حضرت ابن مسعودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ

﴿بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ﴾

ترجمہ: (اس کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے) کے بارے میں فرمایا تمہیں اللہ کی طرف سے استر کے کپڑے کے بارے میں بتایا گیا ہے (کہ وہ دبیز ریشم کے ہوں گے) تو اوپر کا کپڑا (یعنی ابرہ) (اعلیٰ درجہ کا) ہوگا۔

سترہویں فصل

جنتیوں کی عورتیں

وَحُوْرٌ عِيْنٌ○ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ

[سورۃ الواقعۃ ۲۳۔۲۴]

اوران کے لئے گوری رنگت والی بڑی بڑی آنکھوں والی ایسی عورتیں ہوں گی

جیسے سیپ میں حفاظت سے رکھا ہوا موتی۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازاً O حَدَائِقَ وَأَعْنَاباً O وَكَوَاعِبَ أَتْرَاباً

[سورة النباء ۳۱. ۳۲. ۳۳]

البتہ پرہیزگاروں کو ان کی مراد ملنی ہے۔ وہ مراد باغ ہیں اور انگور ہیں اور نوجوان ہم عمر عورتیں ہیں۔

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَآءً O فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَاراً O عُرُباً أَتْرَاباً O

[سورة الواقعة ۳۵. ۳۷]

ہم نے وہاں کی عورتوں کو ایک خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ باکرہ رہیں گی۔ خاوند کی محبوبہ اور ہم عمر ہوں گی۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْمَوْضِعُ قَيْدٍ . يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَ تْ مَابَيْنَهُمَا وَلملاء تْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

[رواه البخاري رقم ۲۷۹۶]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام بھی گزار دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور کسی کے لئے جنت میں ایک ہاتھ جگہ بھی یا ایک کوڑا کی جگہ بھی (راوی کو شک ہے) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت دنیا کی طرف جھانک بھی لے تو زمین و آسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ روشن ہو جائیں اور خوشبو سے

معطر ہو جائیں گے اور اس کے سر کا دو پٹہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (٢)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِیْهَا عَلَی أَضْوَإِكَوكَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِیءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِی الْجَنَّةِ عَزَبٌ

[رواه مسلم رقم ٧١٤٧]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جنت میں کوئی غیر شادی شدہ نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (٣)

وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَّكِئُ فِی الْجَنَّةِ سَبْعِیْنَ سَنَةً قَبْلَ أَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِیْهِ امْرَأَتُهُ "فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْكَبَیْهِ" فَیَنْظُرُ وَجْهَهُ فِیْ خَدِّهَا أَصْفٰی مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَیْهَا تُضِیءُ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْهِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ أَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَإِنَّهُ لَیَكُوْنُ عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا أَدْنَاهَا مِثْلُ النُّعْمَانِ مِنْ طُوْبٰی فَیَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَإِنَّ عَلَیْهَا مِنَ التِّیْجَانِ إِنَّ أَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیءُ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

[مجمع الزوائد صفحہ ٧٧٥ ج ١، رقم الحدیث ١٨٧٦٢]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنتی جنت میں اپنی جگہ سے منتقل ہوئے بغیر ستر سال تک تکیہ اور سہارا لگائے گا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اس کے پاس آ کر اس کے مونڈھوں پر (ہاتھ) مارے گی تو اسے اپنا چہرہ اس کے رخسار میں آئینہ میں دیکھنے سے زیادہ صاف نظر آئے گا۔ اس کی بیوی پر سب سے کم روشن موتی بھی اتنا روشن ہوگا کہ وہ مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت کو روشن کردے گا۔ بیوی اسے سلام کرے گی، یہ اسے جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ جواب میں کہے گی کہ میں مزید میں سے ہوں (جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو وہ دیں گے جسے وہ چاہیں گے۔ پھر فرمایا ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ اور ہمارے پاس مزید بھی ہے) اس عورت پر طوبیٰ درخت سے نکلے ہوئے ستر جوڑے ہوں گے۔ جس میں سے کم درجہ کا جوڑا بھی اتنا بڑا ہوگا جیسے "نعمان" (پہاڑ جو عزم میں ہے) ایسے ستر جوڑوں میں سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دے گا اور اس عورت پر تاج ہوں گے اس تاج میں سب سے کم روشن موتی مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ کو روشن کردے گا۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُؤْذِىْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ لاَ تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ اِلَيْنَا .

[مسند احمد صفحه ٢٤٢ ج ٥]

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو اس شخص کی وہ بیوی جو حور عین میں سے ہے کہتی ہے کہ اسے مت ستا نا اللہ تجھے تباہ و برباد کرے، وہ تیرے پاس چند دن کا

مہمان ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

اٹھارویں فصل

جنت میں جماع

حدیث نمبر (١)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ؟ قَالَ إِیْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالشَّهْوَةِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِنَّ الَّذِیْ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُوْنَ لَهُ الْحَاجَةُ وَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ أَذًى ،فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حَاجَةُ أَحَدِهِمْ رَشْحٌ يَفِيْضُ مِنْ جِلْدِهِ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ"

[السنن الكبرى صفحه ٤٥٤ ج ٦ حديث رقم ١/١١٤٧٨]

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! کیا آپ یہ نہیں کہتے کہ جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بالکل ایسی ہی بات ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ایک جنتی کو کھانے پینے اور جماع کرنے اور اپنی خواہش کے لئے سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس پر یہودی بولا کہ جو کھائے گا پیئے گا اسے (فارغ ہونے کی) ضرورت بھی پڑے گی اور جنتی میں تو گندگی نہیں ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی حاجت اس طرح پوری ہوگی کہ ایک پسینہ ان کی کھالوں سے بہے گا جس کے بعد پیٹ کی گرانی ختم ہو جائے گی

اور وہ دبلا ہو جائے گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ [رواه الترمذی رقم ۲۵۳۶]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی قوت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ اتنا جماع کرنے کی طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔

انیسویں فصل

جنت میں حوروں کا گانا

حدیث نمبر (۱)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُغَنِّيْنَ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا أَحَدٌ قَطُّ إِنَّ مِمَّا يُغَنِّيْنَ بِهِ "نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ، أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ، يَنْظُرُوْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ"، وَإِنَّ مِمَّا يُغَنِّيْنَ بِهِ: " نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُتْنَهْ، نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا نَخَفْنَهْ، نَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنَهْ".

[الترغيب والترهيب صفحه ٤٤٧، ج ٤ رقم الحديث ٥٥٣٩]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ اہل جنت کی بیویاں ایسی خوش الحانی کے ساتھ اپنے شوہروں کے سامنے گائیں گی کہ سننے والوں نے کبھی اس سے زیادہ خوش کن آوازوں کے ساتھ کسی کو گاتے ہوئے نہ سنا ہوگا۔ وہ اپنے گانے میں کہیں گی کہ ہم خوش اخلاق خوبصورت ہیں۔ ہم ان لوگوں کی بیویاں ہیں وہ مرد ہمیں دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور ایک گانے میں وہ یہ گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہیں گی، مریں گی نہیں، ہم بے خوف ہیں، ڈریں گی نہیں، ہم یہاں رہیں گی، یہاں سے کہیں اور نہیں جائیں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاهِلِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ عَبْدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا وَیَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعِنْدَ رِجْلَیْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ تُغَنِّیَانِهِ بِأَحْسَنِ صَوْتٍ سَمِعَهُ الإِنْسُ وَالْجِنُّ وَلَیْسَ بِمِزْمَارِ الشَّیْطَانِ وَلٰکِنْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰہِ وَتَقْدِیْسِهِ [اتحاف السادة المتقين ص ٥٤٧ ج ١٠]

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ہر داخل ہونے والے بندے کے سر اور پیروں کے پاس دو حورعین بیٹھ کر ایسی خوش الحانی کے ساتھ گائیں گی کہ ویسی خوش الحان آواز کسی انسان اور کسی جن نے نہ سنی ہوگی اور وہ گانا شیطانی باجا نہ ہوگا کہ اس میں فحش کلام ہو بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس (پر مشتمل بات) ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْحُوْرَ فِی الْجَنَّةِ یُغَنِّیْنَ یَقُلْنَ نَحْنُ الْحُوْرُ الْحِسَانُ هُدِیْنَا لأَزْوَاجٍ کِرَامٍ

[الترغيب والترهيب صفحة ٤٤٨، ج ٤) رقم الحديث ٥٥٤٠]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ حورعین جنت میں گاتی ہوئی یوں کہیں گی کہ ہم خوبصورت گوری ہیں، ہمیں معزز شوہروں کے لئے ہدیہ کیا گیا ہے۔

بیسویں فصل

اہل جنت کے زیور

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيْرٌ

[سورة الحج ۲۳]

ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ (کشف الرحمٰن)

وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْراً

[سورة الدهر ۲۱]

اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو شراب طہور یعنی نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (کشف الرحمٰن)

حديث نمبر (۱)

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ اَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ حِلْيَةً عُدِلَتْ بِحِلْيَةِ اَهْلِ الدُّنْيَا جَمِيْعُهَا لَكَانَ مَايُحَلِّيْهِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ فِي الآخِرَةِ اَفْضَلَ مِنْ حِلْيَةِ الدُّنْيَا جَمِيْعِهَا.

[رواه الطبراني في الاوسط من حديث ابى هريرة باسناد حسن]

[إتحاف السادة المتقين صفحه ۵۳۲ ج ۱۰]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

اگر جنتی کا سب سے کم درجہ والا زیور کا مقابلہ دنیا والوں کے سب زیوروں سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں جو زیور پہنائیں گے وہ ان سب زیوروں سے زیادہ افضل ہوگا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

[رواه الترمذی رقم الحدیث ۱۶۶۳]

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ شہید کے سر پر تاج رکھا جائے گا اس تاج کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

اکیسویں فصل

جنت کے رومال

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ لَأَحْسَنَ مِنْ هٰذَا. [رواه البخاری رقم: ۲۳۴۸]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ریشم کا جبہ ہدیہ کیا گیا تھا۔ لوگوں کو اسے دیکھ کر تعجب ہوا (کہ کتنا اچھا ہے) اور آپ علیہ السلام ریشم سے منع فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی

جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

بائیسویں فصل

جنتیوں کے بازار

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا، يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالاً، فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدْ اِزْدَادُوْا حُسْناً وَجَمَالاً، فَيَقُوْلُوْنَ: وَأَنْتُمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ اِزْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْناً وَ جَمَالاً [رواه مسلم رقم الحديث ٧١٤٦]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے۔ پھر شمال کی ہوا چلے گی۔ جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بھر جائیں گے اور ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا۔ پھر وہ گھر والوں کے پاس جائیں گے تو گھر والے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہونے کی وجہ سے کہیں گے کہ بخدا ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بہت زیادہ ہو گیا ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہیں گے کہ تمہارا حسن و جمال بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

تیئیسویں فصل

اہل جنت کا اپنے رب کو دیکھنا

وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ . [سورة القيامة ٢٣]

اس دن بہت سے چہرے بارونق اور چمکتے ہوئے ہوں گے۔ وہ اپنے رب کی تجلی کا مشاہدہ کرتے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُوْنَهٗ سَحَابٌ؟ قَالُوْا:لاَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے (جواب کے لئے) پوچھا کیا تمہیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو کوئی شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تمہیں سورج میں جبکہ اس کے قریب کہیں بادل نہ ہو شبہ ہوتا ہے، لوگ بولے کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا رب العزت کو تم اس طرح دیکھو گے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ:یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: تُرِیْدُوْنَ شَیْئاً أَزِیْدُکُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ:أَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَیَکْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوْا شَیْئاً أَحَبَّ إِلَیْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰی رَبِّهِمْ (عَزَّوَجَلَّ)

[رواہ مسلم رقم الحدیث ٤٤٩]

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ

تمہیں مزید کسی اور چیز کی ضرورت ہے جو میں تمہیں دوں، جنتی عرض کریں گے، کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے، کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں فرمادیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنی ذات کے درمیان سے حجاب ہٹادے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کرلیں گے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَافِيْهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

[رواه البخاری رقم الحديث ٧٤٤٤]

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ اپنے والد قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کا ہے اور جنت عدن میں قوم اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو رب العزت کے چہرے پر ہوگی۔

چوبیسویں فصل

جنت میں مومن کا قد وقامت

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهٗ

سِتُّوْنَ ذِرَاعاً

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس کا قد ساٹھ گز ہوگا۔

پچیسویں فصل

ہمیشہ کی رضامندی

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ. [سورة آل عمران ۱۵]

جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں گے، ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لئے پاکیزہ عورتیں ہیں اور مزید برآں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی اور سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ (کشف الرحمٰن)

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ○ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ [سورة البينة ۷.۸]

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے تو یہ لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کی رب کے ہاں ایسے دائمی باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ صلہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لأَھْلِ الْجَنَّۃِ ! یَاأَھْلَ الْجَنَّۃِ ! فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ، رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ، وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ، فَیَقُوْلُ: ھَلْ رَضِیْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ:وَمَا لَنَا لاَ نَرْضٰی؟ یَارَبِّ وَقَدْ أَعْطَیْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ،فَیَقُوْلُ:أَلاَ أُعْطِیْکُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَیَقُوْلُوْنَ:یَارَبِّ! وَأَیُّ شَیءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَیَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلاَ أَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہُ أَبَدًا [رواہ مسلم رقم الحدیث ۷۱۴۰]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے۔ اے اہل جنت! جنتی عرض کریں گے لبیک، ہم آپ کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور سب خیر آپ کے پاس ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم راضی ہو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم کیوں راضی نہ ہوں گے جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ دے دیا ہے جو آپ نے اپنی کسی اور مخلوق کو نہیں دیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے افضل نعمت نہ دوں، وہ کہیں گے اے رب اس سے افضل نعمت کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تم سے ایسا راضی ہوں کہ پھر اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

چھبیسویں فصل

ہمیشہ رہنا

إِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا O خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَایَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا O

[سورۃ الکھف :۱۰۸،۱۰۷]

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کی مہمانی کے لئے بہشت بریں کے باغ ہوں، وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ وہاں سے منتقل ہونا نہ چاہیں گے۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَأَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:یُنَادِیْ مُنَادٍ"اِنَّ لَکُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَکُمْ أَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَکُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا أَبَدًا، وَاِنَّ لَکُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَدًا "فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ"﴿وَنُوْدُوْا أَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

[رواہ مسلم رقم الحدیث ۷۱۵۷]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک منادی آواز لگائے گا، بے شک تمہارے لئے صحت ہے، تم کبھی بیمار نہ ہو گے، تمہارے لئے زندگی ہے، تم کبھی نہ مرو گے، تمہارے لئے جوانی ہے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے، تمہارے لئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں، کبھی تم پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : "یُدْخِلُ اللّٰہُ اَھْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ، وَیُدْخِلُ أَھْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ فَیَقُوْلُ: یَاأَھْلَ الْجَنَّۃِ! لَا

مَوْتَ، وَيَاأَهْلَ النَّارِ! لاَ مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَفِيهِ."

[رواه مسلم رقم الحديث ۷۱۸۳]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے، پھر اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ایک منادی کھڑے ہوکر یہ اعلان کرے گا کہ اے جنت والو! موت نہیں اور اے دوزخیوں! موت نہیں، سب ہمیشہ ہمیشہ اپنے ٹھکانہ پر رہیں گے۔

ستائیسویں فصل

اہل جنت کی صفوں کی تعداد

حدیث نمبر (۱)

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِئَةَ صَفٌّ: ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِالْأُمَمِ

[رواه الترمذی رقم الحديث ۲٥٤٦]

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا اہل جنت کی ۱۲۰ صفیں ہوں گی، اس امت کی ان میں سے ۸۰ ہوں گی اور ۴۰ باقی امتوں کی ہوں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ:"أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟"قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: "أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اِنِّیْ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَايَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِیْ أَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ.

[رواه البخاری رقم الحدیث ٦٥٢٨]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس پر خوش ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو؟؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں، آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کے تہائی ہو ہم نے کہا کہ جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم آدھے ہونے پر راضی ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا آدھا ہو گے۔ اور یہ اس لئے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل شرک کے درمیان اس طرح ہو گے جیسا سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔ یا جیسی سرخ بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

ف: بظاہر مقصود یہ ہے کہ تم بڑی کثیر تعداد میں جنت میں جانے والوں میں ہو گے، جس کو کبھی آدھے سے اور کبھی دو تہائی سے تعبیر فرمایا۔ واللہ اعلم۔

اٹھائیسویں فصل

سب سے آخر میں داخل ہونے والے جنتی

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْأً فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّتْبَعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتْبَعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتْبَعُ الطَّوَاغِيْتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ أَنَارَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلَايَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِىْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ: هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَايَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّااللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْوَلُ، ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا اَرَادَاللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ أَمَرَاللّٰهُ الْمَلَآئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُاللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِىْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. وَهُوَ آخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِىْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِىْ رِيْحُهَا، وَأَحْرَقَنِىْ ذَكَاؤُهَا،

فَيَقُوْلُ:هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِکَ بِکَ اَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِکَ؟ فَيَقُوْلُ:لاوَعِزَّتِکَ، فَيُعْطِی اللّٰهُ مَاشَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَنْصَرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ،فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰی بَهْجَتَهَا سَکَتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْکُتَ،ثُمَّ قَالَ:يَارَبِّ قَدِّمْنِیْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ ،فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ:أَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمَوَاثِيْقَ أَنْ لاتَسْأَلَ غَيْرَالَّذِیْ کُنْتَ سَأَلْتَ؟فَيَقُوْلُ:يَارَبِّ لاَ أَکُوْنُ اَشْقٰی خَلْقِکَ، فَيَقُوْلُ :فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِکَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟فَيَقُوْلُ لاوَعِزَّتِکَ لاأَسْأَلُکَ غَيْرَ ذٰلِکَ، فَيُعْطِی رَبَّهُ مَاشَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰی زَهْرَتَهَا وَمَافِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ، فَيَسْکُتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْکُتَ، فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيْحَکَ يَابْنَ آدَمَ،مَا أَغْدَرَکَ؟ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَالَّذِیْ اُعْطِيْتَ؟ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لاَ تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی خَلْقِکَ. فَيَضْحَکُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ لَهُ تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰی حَتّٰی اِذَا انْقَطَعَتْ اُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : زِدْ مِنْ کَذَا وَکَذَا، أَقْبَلَ يُذَکِّرُهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِیُّ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَکَ ذَالِکَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ" قَالَ اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِیّ لِأَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: لَکَ ذٰلِکَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا قَوْلَهُ : "لَکَ ذٰلِکَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ" قَالَ اَبُوْسَعِیْدِ الْخُدْرِیّ : إِنِّیْ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ :"ذٰلِکَ لَکَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ"

[رواه البخاری رقم الحدیث ٦٠٨]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، لوگ قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جو جسے پوجتا تھا اس کے پیچھے ہولے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہولیں گے، بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے پیچھے ہولیں گے، یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منافقین ہوں گے۔ جن کے پاس اللہ تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں، منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں، وہ بھی کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں، پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلوائیں گے۔

پل صراط جہنم کے اوپر بنادی جائے گی اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز انبیاء کے علاوہ کوئی اور بات بھی نہ کرسکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھئے، اے اللہ محفوظ رکھئے اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول وعرض کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔

بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک اور بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمانا چاہیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکالیں، چنانچہ وہ

باہر نکلیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے نشانات کا جلانا حرام کردیا ہے۔ چنانچہ جب یہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو سجدہ کے اثر کے سوا ان کے تمام حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی۔ جب جہنم سے باہر آئیں گے تو بالکل ہی جل چکے ہوں گے اس لئے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے ان میں اس طرح تازگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب تھمنے کے بعد سبزہ اگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہوجائیں گے۔

لیکن ایک شخص جنت اور جہنم کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا، یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی ہوگا۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہے، اس لئے کہے گا کہ اے رب میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھر دیجئے کیونکہ اس کی بو بڑی ہی تکلیف دہ ہے اور اس کی تیزی مجھے جلارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تمہاری تمنا پوری کردی جائے تو تم دوبارہ نیا سوال تو نہیں کروگے؟ بندہ کہے گا نہیں، تیرے غلبہ کی قسم۔ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ہر طرح میثاق کرے گا کہ پھر دوسرا سوال نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دیں گے، جس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا رخ ہوگیا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ تعالیٰ نے جتنی دیر چاہا چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ اس سوال کے علاوہ اور کوئی سوال تم نہیں کروگے۔ بندہ کہے گا، اے رب مجھے آپ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ پھر کیا ضمانت ہے اگر تمہاری یہ تمنا پوری کردی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کروگے۔ بندہ کہے گا، اے میرے رب تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا۔ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے

دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی، تازگی او رمسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہیں گے چپ رہے گا، لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے رب مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ابن آدم، تو کس قدر توبہ شکن ہو گیا، ابھی تم نے عہد و پیان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگو گے؟

بندہ کہے گا اے رب مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنائیے۔ اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے اور اسے جنت میں داخلے کی اجازت عطا کر دیں گے اور پھر فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تمہاری کوئی تمنائیں ہیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھے گا اور پھر تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فلاں چیز اور مانگو فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ اللہ تعالیٰ خود یاد دلائیں گے اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو فرمائیں گے تمہیں یہ سب اور اس کا دس گنا دیا گیا۔

انتیسویں فصل

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کو دو جنتیں ملیں گی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ

ترجمہ: اور جو شخص اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے بہت بڑھیا دو باغ ہیں۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ

وہ دونوں باغ بکثرت ٹہنیوں والے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان
سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

فِیْهِمَا عَیْنَانِ تَجْرِیَان
ان دونوں باغوں میں دو بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان
سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجَان
ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان
سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

تیسویں فصل

جنت بیان سے باہر ہے

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالاَ عَیْنٌ رَأَتْ، وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ [السجدة ۷، رواه مسلم ۲۱۳۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا

خیال گزرا ہے۔ اس بات کا مصداق قرآن کریم میں ہے۔

(ترجمہ) کوئی نہیں جانتا ہے کہ ہم نے ان کے لئے کیا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان چھپا رکھا ہے۔ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ دَرَجَةً لِمَنْ يَّقُوْمُ عَلٰى رَأْسِهِ عَشَرَةُ أَلآفِ خَادِمٍ بِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَالأُخْرَىٰ مِنْ فِضَّةٍ [رواه الطبرانی باسناد قوی فتح الباری صفحہ ۱۳۲ ج۷]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ سب سے کم درجہ والا جنتی وہ شخص ہوگا کہ جس کے سرہانے دس ہزار خادم ہوں گے، ہر ایک کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا۔